فون نمبر ۹۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈیکلریشن نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۰ صلح ۱۳۴۵ ہش ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ ۲۰ جنوری ۱۹۶۶ء	نمبر ۱۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ جنوری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۱۹ جنوری۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو اب درد گردہ کی تکلیف سے بفضلہ تعالیٰ آرام ہے۔ اور اب آپ کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا پرستی انسان کی بہت بڑی غلطی ہے یہ اسے ہلاک کئے بغیر نہیں رہتی

اے نادان! دل کو دنیا اور دنیا کے فریبوں سے الگ کر ورنہ تو ہلاک شدہ ہے

"بڑی غلطی انسان کی دُنیا پرستی ہے۔ یہ بدبخت اور منحوس دُنیا کبھی خوف دلانے سے اور کبھی امید دینے سے اکثر لوگوں کو اپنے دام میں لے لیتی ہے اور یہ اسی میں مرتے ہیں۔ نادان کہتا ہے کہ کیا ہم دنیا کو چھوڑ دیں۔ اور یہ غلطی انسان کو نہیں چھوڑتی جب تک کہ اس کو بے ایمان کر کے ہلاک نہ کرے۔ اے نادان! کون کہتا ہے کہ تُو اسباب کی رعایت چھوڑ دے۔ مگر دل کو دنیا اور دنیا کے فریبوں سے الگ کر ورنہ تو ہلاک شدہ ہے۔ اور حرص عیال کے لئے تو حد سے زیادہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ خدا کے فرائض کو بھی چھوڑتا ہے اور طرح طرح کی مکاریوں سے ایک شیطان بن جاتا ہے اس عیال کے لئے تو بدی کا بیج بوتا ہے اور ان کو تباہ کرتا ہے۔ اس لئے کہ خدا تیری پناہ میں نہیں کیونکہ تو پارسا نہیں، خدا تیرے دل کی جڑ کو دیکھ رہا ہے۔ سو تو بے وقت مرے گا اور عیال کو تباہی میں ڈالے گا لیکن وہ جو خدا کی طرف جھکا ہوا ہے اس کی خوش قسمتی سے اس کے زن و فرزند کو بھی حصہ ملے گا اور اس کے مرنے کے بعد بھی وہ تباہ نہیں ہوں گے جو لوگ مجھ سے سچا تعلق رکھتے ہیں وہ اگرچہ ہزار کوس پر بھی ہیں تاہم مجھے لکھتے رہتے ہیں اور دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں موقعہ دے تا وہ برکات صحبت حاصل کریں۔ مگر افسوس کہ بعض ایسے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گزر جاتے ہیں اور ایک کارڈ بھی ان کی طرف سے نہیں آتا۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دل مر گئے اور ان کے باطن کے چہرہ پر کوئی داغ جذام ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۳)

مسجد مبارک میں درس القرآن

ربوہ ۱۹ جنوری۔ رمضان المبارک کے دوران مسجد مبارک میں ہونے والے درس قرآن مجید کے سلسلہ میں کل مورخہ ۲۵ رمضان کو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے سورۃ ق تک درس مکمل کر لیا۔ آپ نے ۲۱ رمضان کو سورۃ احزاب سے درس شروع کیا تھا۔ آپ کا درس ۵ یوم جاری رہا۔

آج مورخہ ۲۶ رمضان مطابق ۱۹ جنوری سے محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل سورۃ الذاریات سے درس شروع کر رہے ہیں۔ آپ سورۃ اخلاص تک درس دیں گے اور آپ کا درس چار روز تک جاری رہے گا۔

مورخہ ۲۹ رمضان کو آخری تین سورتوں کا درس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ دیں گے جس کے اختتام پر اجتماعی دعا ہو گی۔

شہر سیالکوٹ میں عید الفطر کی نماز کا وقت

شہر سیالکوٹ میں عید الفطر کی نماز صبح ۱۰ بجے جامع مسجد سیالکوٹ میں ادا کی جائے گی۔ احباب وقت کی پابندی کریں (امیر جماعت سیالکوٹ)

درخواست دعا

برادرم چوہدری محمد اعظم صاحب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ میو ہسپتال میں تا حال زیر علاج ہیں۔ ایک مرتبہ منہ کے راستہ خوراک دی گئی تھی۔ جس کی وجہ سے انتڑیوں میں شدید درد شروع ہو گئی اور خوراک بند کرنی پڑی۔ اب پھر گلوکوز دیا جا رہا ہے اور ناک کے راستے نالی کے ساتھ غذا معدہ سے خارج کی جاری ہے۔ گو اب طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے۔ لیکن تا حال تسلی بخش نہیں۔ احباب ان مبارک ایام میں چوہدری صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ نصر اللہ خان ناصر
مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۶ء

اسلامی ممالک میں شراب کی مکمل ممانعت ہونی چاہیئے

خبر ملاحظہ ہو :۔

"برطانیہ میں سعودی عرب کے سفیر شیخ حافظ وہاب نے جو گزشتہ ۲۶ سال سے مختلف ڈپلومیٹک حیثیتوں سے برطانیہ میں مقیم اپنی حکومت کی نمائندگی کر رہے ہیں انکشاف کیا ہے کہ :۔

"۔۔۔ سعودی عرب کی حکومت نے اپنے تمام سفراء کو ہدایت کی ہے کہ وہ شعائرِ اسلام کی پوری پوری پابندی کریں اور ایسی محفلوں میں شرکت نہ کریں جن میں شراب پیش کی جائے نہ اپنی ہی کسی تقریب میں کسی مہمان کو شراب پیش کریں۔ اقتصادی محاسبہ کمیٹی نہ صرف کسی ایسے صرفہ کی منظوری نہیں دیگی بلکہ خلاف ورزی کی صورت میں تعزیر کے لئے سفارش بھی کرے گی ۔۔۔"

(ہفت روزہ لاہور ۱۰ جنوری ۶۶ء)

پاکستان ایک ایسی مملکت ہے جس کو بجا طور پر ایک اسلامی مملکت کہا جا سکتا ہے۔ قائدِ اعظم محمد علی جناح مرحوم نے جن کی جدّ و جہد سے یہ اسلامی مملکت معرضِ وجود میں آئی بارہا اس بات کا اعلان کیا تھا کہ پاکستان کا قانون وہی ہوگا جو آج سے تیرہ چودہ سو سال سے قرآنِ کریم کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔ آپ نے اس بات پر زور دیتے ہوئے اکثر فرمایا تھا کہ ہمیں کوئی نیا قانون بنانے کی ضرورت نہیں۔

ہمارا ایمان ہے کہ قرآنِ کریم کا قانون اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے اور اس قانون کی رو سے شراب نوشی ناپاک اور شیطانی کام ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

یاایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔

(سورہ مائدہ ۹۱)

اے ایماندارو! شراب اور جوا اور بت اور قرعہ اندازی کے تیر محض ناپاک (اور) شیطانی کام ہیں۔ اس لئے تم ان (میں) سے (ہر اک سے) بچو۔ تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے خمر وغیرہ کو یہاں رجس اور عمل شیطان قرار دیا ہے۔ قرآن کریم کی یہ خوبی ہے کہ وہ اپنے احکام کے لئے عقلی اور روحانی دلائل بھی ساتھ بیان کرتا ہے۔ چنانچہ آگے فرماتا ہے۔

انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضآء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون

شیطان صرف یہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعہ سے عداوت اور کینہ ڈال دے اور اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے۔ اب کیا تم (ان باتوں سے) رُک سکتے ہو۔

شراب اور جوئے کو حرام قرار دینے کی عقلی دلیل یہ ہے کہ یہ دونوں چیزیں باہم دشمنی اور کینہ پروری پیدا کرتی ہیں! شراب کو ام الخبائث بھی کہا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے گناہوں مثلاً حرام کاری وغیرہ پر بھی اکساتی ہے۔ دنگا فساد کا ذریعہ بھی بنتی ہے شراب اور جوئے کو حرام قرار دینے کی روحانی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے روکتے ہیں۔ چنانچہ شراب کے متعلق قرآن کریم میں یہ بھی آیا ہے کہ

لاتقربوا الصلوٰۃ و انتم سکاریٰ

یعنی نشہ کی حالت میں نماز کے نزدیک نہ جاؤ۔

ظاہر ہے کہ جو چیز ہمیں عبادت الٰہی سے روکتی ہے وہ حرام نہ ہوتی تو اور کیا ہوتا۔

الغرض اسلام میں شراب نوشی بالکل حرام ہے۔ اب ایک اسلامی ملک میں اس پر مکمل پابندی لگانا کسی طرح ناجائز نہیں سمجھا جا سکتا۔ اگر آج شراب پر پابندی لگا دی جائے اور شراب کشی شراب فروشی اور شراب نوشی بالکل ممنوع قرار دے دی جائے تو اس پر کسی کو اعتراض کرنے کی گنجائش نہیں ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب یا کوئی معاشرہ شراب نوشی کو لازمی قرار نہیں دیتا حتیٰ کہ عیسائیت بھی اس کی مذمت کرتی ہے اور یہ جو عشاء ربانی میں شراب کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ یہ محض رسمی بات ہے۔ شراب کی جگہ سادہ پانی یا افشردہ انگور استعمال ہو سکتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ عشاء ربانی میں جو چیز استعمال کی گئی تھی۔ وہ ہرگز شراب نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کا رسول ایسی گندی چیز کو کبھی استعمال نہیں کر سکتا اور نہ اس کے استعمال کی اجازت دے سکتا ہے۔ پھر بعض لوگوں نے تو یہ بھی ثابت کیا ہے کہ عشاء ربانی محض بت پرستوں کی رسم سے لی گئی ہے۔ خیر یہاں ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔

خیر مطلب یہ ہے کہ اگر شراب نوشی پاکستان میں بالکل ممنوع قرار دی جائے تو یہ ایک ایسا امر ہوگا کہ کسی مذہب یا معاشرہ کو اس پر اعتراض کرنے کی جرات نہیں ہوگی اور ہمیں یقین ہے کہ عیسائی ہندو اور دوسرے مذاہب کے پیرو بھی اس کی تائید کریں گے۔ اگر فوری طور پر ایسا نہیں ہو سکتا تو فی الحال ہمیں حکومت سعودی عرب کی تقلید کرنی چاہیئے اور اپنے تمام سفراء کو ایسی تقریبوں سے پرہیز کی ہدایت کرنی چاہیئے جس میں شراب استعمال ہوتی ہے اور وہ خود کسی مہمان کو شراب پیش نہ کریں۔ یہ ایک خوش آئند ابتدا ہو سکتی ہے۔ یہ ایک نہایت مستحسن اقدام ہوگا۔

شراب بندی کے خلاف جو دلائل دیئے جاتے ہیں۔ وہ بالکل ناقابل اعتنا ہیں۔ پہلا اعتراض یہ ہے کہ ٹیکس سے جو آمدنی حکومت کو ہوتی ہے وہ ختم ہو جائے گی۔ یہ صحیح نہیں ہے اگر ایک طرف کمی ہوگی تو دوسری طرف ملکی دولت میں بچت بھی بہت زیادہ ہوگی۔ قوم جو روپیہ شراب پر خرچ کرتی ہے۔ وہ اس آمدنی سے کہیں زیادہ ہے۔ درآمد بند ہونے سے زرمبادلہ بھی بچ سکتا ہے۔ کچھ عرصہ کے لئے شراب بندی ٹیکس لگایا جا سکتا ہے تزئین کے سامان پر ٹیکس بڑھایا جا سکتا ہے۔

دوسرا اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ ٹورسٹ صنعت کو نقصان پہنچے گا۔ یہ اعتراض بھی صحیح نہیں ہے۔ یورپ اور امریکہ وغیرہ ممالک جو شراب نوشی کے گڑھ ہیں اس سے بہت تنگ آئے ہوئے ہیں۔ اکثر لوگ شراب نوشی سے بچنا چاہتے ہیں مگر ماحول کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکتے ایسے لوگ دیدہ دانستہ اسلامی ممالک میں کچھ عرصہ گزارنا پسند کریں گے سیر کے علاوہ اسلامی ممالک ان کے لئے کلنک کا کام بھی دے سکتے ہیں۔ ان کے لئے یہاں کلنک قائم کئے جا سکتے ہیں جو ذریعہ آمدنی بن سکتے ہیں۔

اسلامی ممالک خاصکر پاکستان مکمل شراب بندی کے تجربہ کے لئے بہت موزوں ہے۔ اگرچہ نئی تہذیب کے ساتھ شراب نوشی بھی یہاں بڑھ رہی ہے۔ پھر بھی اب تک ہماری رائے میں

(باقی دیکھیں ص۵ پر)

ہر بتکدے سے ہوگی نوائے اذاں بلند

صُلحِ حدیبیہ پہ بھی کر غور عقلمند
شاید اُسی کا عکس ہو اعلانِ تاشقند
قرآنِ پاک میں ہیں صحف جمع اب تمام
تورات بھی زبور بھی انجیل و وید و ژند
تُو ہی نہ اپنے کان جو کھولے تو کیا سُنے
اَب بھی نہیں وگرنہ خُدا کا کلام بند
چھن چھن کا شور ہوگا نہ ٹن ٹن کا غُلغُلہ
ہر بُتکدے سے ہوگی نوائے اذاں بلند
عرشِ بریں سے لائے گی تاثیر کھینچ کر
پھینکی تو ہے دُعاؤں کی تنویر نے کمند

خطبہ عید الفطر

ہماری سچی اور حقیقی عید وہی ہو سکتی ہے جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہوں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عید یہی ہے کہ دنیا میں قرآن مجید کی اشاعت ہو اور اسلام کو فتح نصیب ہو

دعاؤں میں لگے رہو اور اپنی اولادوں کی ایسی اصلاح کرو کہ قیامت تک اسلام کا جھنڈا بلند رکھیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

فرمودہ ۲۔ مئی ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں دوستوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ

ہماری عید دراصل وہی ہو سکتی ہے

جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عید ہو۔ اگر ہم تو عید منائیں لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید نہ منائیں تو ہماری عید قطعاً عید نہیں کہلا سکتی بلکہ وہ ماتم ہوگا جیسے کسی گھر میں کوئی لاش پڑی ہو۔ ان کا کوئی بڑا آدمی فوت ہو گیا ہو تو لاکھ عید کا چاند نکلے ان کے لئے عید کا دن ماتم کا ہی دن ہو گا۔ اسی طرح ایک مسلمان کے لئے چاہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ۱۳۰۰ سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے اگر اس کی عید میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شامل نہیں اور اگر وہ اس ظاہری عید پر مطمئن ہو جاتا ہے تو اس کی عید کسی کام کی نہیں۔ بیشک اس دن ہمیں خدا تعالیٰ نے خوش ہونے کا حکم دیا ہے اور ہم خوشی منانے پر مجبور ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ہمارے دلوں کو چاہیئے کہ وہ روتے رہیں کہ ابھی

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عید

نہیں آئی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عید سویاں کھانے سے نہیں آتی نہ شیر خرما کھانے سے آتی ہے بلکہ ان کی عید قرآن اور اسلام کے پھیلنے سے آتی ہے۔ اگر قرآن اور اسلام پھیل جائیں تو ہماری عید میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہو جائیں گے۔ اور آپ خوش ہوں گے کہ اگرچہ مجھے فوت ہوئے ۱۳۰۰ سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے لیکن جس مشن کو لے کر میں دنیا میں آیا تھا۔ ابھی تک میری امت نے اسے قائم رکھا ہوا ہے۔

پس

کوشش یہی کرو

کہ اسلام کی اشاعت ہو۔ قرآن کی اشاعت ہو تا کہ ہماری عید میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہوں۔ اگر آج کی عید محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی عید ہے تو پھر سارے مسلمانوں کی عید ہے۔ لیکن اگر آج کی عید میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شامل نہیں تو پھر آج سارے مسلمانوں کے لئے عید نہیں بلکہ ان کے لئے ماتم کا دن ہے۔

پس

اس نکتہ کو یاد رکھو

بے شک ایک حد تک ہماری جماعت کو تبلیغ اسلام کا موقع ملا ہے مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ چیز ہمارے اندر اس قدر گھر کر گئی ہے کہ ہماری اولادوں میں بھی سینکڑوں سال تک چلی جائے گی۔ ابھی ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ بعض لوگوں کی اولادوں میں اگرچہ ان پر سینکڑوں سال نہیں گزرے۔ ابھی سے اپنے باپ دادوں والا اخلاص نہیں پایا جاتا۔ حالانکہ ہماری اصل عید تبھی ہو سکتی ہے جب قیامت تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اکھڑا رکھا جائے۔ اگر ہمیں یہ نظر نہ آئے اور ہماری اولادوں میں اتنا جوش نہ ہو کہ ہمارے مرنے کے بعد بھی وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام اور اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلاتی رہیں گی۔ تو پھر ہمیں ڈرتے ہی رہنا چاہیئے کہ اس وقت اگر عارضی طور پر ہمارے لئے عید ہے تو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد کہیں خدانخواستہ ہمارے لئے ماتم نہ ہو جائے۔ پس میں دوستوں کو

نصیحت کرتا ہوں

کہ وہ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی ایسی اصلاح کریں کہ ان کو یقین ہو جائے کہ وہ قیامت تک اسلام کا جھنڈا اکھڑا رکھیں گے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں گے تا کہ ہماری زندگی ہی عید والی نہ ہو بلکہ

ہماری موت بھی عید والی ہو

کسی شاعر نے کہا ہے کہ اے انسان جب تُو دنیا میں پیدا ہوا تھا تو اس وقت تُو رو رہا تھا اور لوگ ہنس رہے تھے۔ درحقیقت بچہ کا سانس رکا ہوا ہوتا ہے۔ جب وہ پیدا ہوتا ہے تو پہلی دفعہ اس کے پھیپھڑوں میں ہوا جاتی ہے اس وجہ سے بچہ پیدائش کے بعد ضرور چیخ مارتا ہے۔ پس وہ کہتا ہے کہ جب تُو پیدا ہوا تھا تو اس وقت تُو رو رہا تھا اور لوگ ہنس رہے تھے کہ ہمارے گھر میں بچہ پیدا ہو گیا ہے۔ اب تجھے چاہیئے کہ تُو ایسے

نیک اعمال

کرو اور دنیا کے ساتھ ایسا نیک سلوک اور معاملہ کر کہ جب تُو مرے تو تُو ہنس رہا ہو اور لوگ رو رہے ہوں۔ تُو اس لئے ہنس رہا ہو کہ اب میری خدمات اور نیک اعمال کا نتیجہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملے گا اور لوگ رو رہے ہوں کہ ایسا اچھا آدمی ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ تو ہم اگر اپنی

اولادوں کو اسلام پر قائم

کر جائیں اور ہمیں یقین ہو کہ وہ اس کا جھنڈا اکھڑا رکھیں گی تو یقیناً ہماری موتیں ایسی حالت میں ہوں گی کہ ہم ہنس رہے ہوں گے اور لوگ رو رہے ہوں گے اور یہی وہ موت ہے جس کی ایک مومن کو تمنا ہونی چاہیئے۔ مرنا تو ہر ایک نے ہے مگر ایسی موت کہ انسان کو خدا تعالیٰ کے فرشتے خوشخبری دے دیں کہ تو خدا تعالیٰ کی گود میں جائے گا اور فرشتے تیرے محافظ ہوں گے اور تیری اولاد تیرے بعد اسلام کا جھنڈا اکھڑا رکھے گی موت نہیں ہوتی بلکہ خوشی کی گھڑی ہوتی ہے۔

پس

ایسا رویّہ اختیار کرو

کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اور تمہاری اولادوں کے لئے ہمیشہ ہمیش کے لئے عید بنائے۔ اولادوں کی بات تو بہت دور کی ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ سال ختم بھی نہ ہونے پائے اور ہمارے لئے سچی عید آ جائے۔ کیونکہ آج سے ۵۰-۶۰ سال

گے بعد عید دیکھنا بوڑھوں کو کب نصیب ہوگا یوں تو جوان آدمی کے لئے بھی ایک دن زندہ رہنے کی امید نہیں ہوتی لیکن بہرحال اس کی عمر کو دیکھ کر خیال کیا جاسکتا ہے کہ وہ اتنا عرصہ زندہ رہ سکے گا مگر بوڑھا آدمی تو پانچ دس سال زندہ رہنے کی بھی امید نہیں کرسکتا۔

پس ہمیں تو چاہیئے کہ دعائیں کریں کہ

خدا ہمیں ایسی عید نصیب کرے

کہ ابھی یہ دن بھی ختم نہ ہو کہ ہمارے لئے سچی عید آجائے۔ اور اسلام کی فتح کی خبریں ہمیں چاروں طرف سے آنے لگ جائیں۔ پس تم دعاؤں میں لگے رہو تا وہ عید جو

سچی اور حقیقی عید

ہے ہمارے قریب آجائے۔

اعلانِ نکاح

محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر ۳۷۔ ایل گلبرگ لاہور میں خان ثناء اللہ خان صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ سی۔ ایس کی دو صاحبزادیوں عزیزہ کشور سلطانہ بی۔ اے اور عزیزہ نزہت ثناء اللہ ایم۔ اے کے نکاح بترتیب عزیزم لیفٹیننٹ ڈاکٹر میاں شریف احمد صاحب اشرف ایم۔ بی بی۔ ایس۔ پاکستان آرمی وعزیزم میاں فضل احمد صاحب فضل ایم۔ اے ایم۔ ایس سی سائینٹفک آفیسر اٹامک انرجی سنٹر لاہور (صاحبزادگان مکرم میاں محمد اسمٰعیل صاحب آف اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ) کے ساتھ پانچ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھے اور انکے بابرکت ہونے کی دعا فرمائی۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے یہ دونوں نکاح دونوں خاندانوں کیلئے دینی اور دنیاوی برکتوں اور راحتوں کے اسباب بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(میاں غلام احمد ابن میاں محمد اسمٰعیل صاحب (آف اکال گڑھ) سٹینو گرافر محکمہ انہار لائلپور)

درسُ الحدیث

رمضان المبارک کی برکات۔ احادیثِ نبویہؐ کی روشنی میں

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

(۹)

عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم قال من قام لیلۃ القدر ایماناً واحتساباً غفرلہ ما تقدم من ذنبہ ومن صام رمضان ایماناً واحتساباً غفرلہ ما تقدم من ذنبہ۔ (البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کی حالت میں خالص نیت کے ساتھ قیام کی توفیق پاتا ہے اس کے سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور جس شخص نے ماہِ رمضان کے روزے بحالت ایمان رکھے اور اسکی نیت اللہ تعالےٰ ہی سے اجر چاہنے کی ہو اس کے پہلے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

تشریح:۔ رمضان کی برکات میں خود روزے عظیم برکت ہیں اور پھر اس ماہ میں جو لیلۃ القدر ہوتی ہے وہ بھرپور برکتوں کی رات ہے۔ ان ایام میں روزے اور ان راتوں میں تہجد اور نوافل کی ادائیگی دلوں کے زنگ کو دُور کرنے کے لحاظ سے اکسیر ہے میل کچیل دھل جاتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخشش کے سامان ہوجاتے ہیں۔ درحقیقت رمضان المبارک اہلِ ایمان کے لئے موسمِ بہار کی حیثیت رکھتا ہے نئے شگوفے نکلتے ہیں اور نئی زندگی اور نئی تروتازگی پیدا ہوجاتی ہے۔ گویا روحانی حساب کا نیا کھاتہ کھل جاتا ہے۔

(۱۰)

عن عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہما ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذکر رمضان فقال لا تصوموا حتی تروا الھلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ (البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ماہِ رمضان کے روزے چاند دیکھ کر شروع کرو اور ان روزوں کے سلسلہ کو اسی وقت بند کرو جب نیا چاند دیکھ لو اگر بادلوں وغیرہ کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے تو اس کے لئے اندازہ کرسکتے ہو۔

(۱۱)

حدثنا محمد بن زیاد قال سمعت ابا ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ یقول قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غمّ علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلاثین۔ (البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضؓ نے فرمایا کہ نبیؐ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر رمضان کے روزے شروع کرو اور نیا چاند دیکھ کر رمضان کے روزے بند کرو اگر انتیس شعبان کو چاند دکھائی نہ دے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔

تشریح:۔ ان دونوں حدیثوں کا مفاد یہ ہے کہ روزے رکھنے اور روزے چھوڑنے کی بنیاد رؤیتِ ہلال پر ہونی چاہیئے۔ یہ ایک طبعی طریق ہے اور تمام لوگوں کے لئے اس پر عمل پیرا ہونا ممکن ہے۔ روزوں کی عبادت سے سورج اور چاند ہردو کے حساب کا تعلق ہے۔ روزے شروع اس وقت ہوں گے جب شعبان کے آخر پر رمضان کا چاند نظر آجائے۔ اور روزے ختم اس وقت ہوں گے جب شوال کا چاند دیکھ لیا جائے۔ یہ تو روزوں کے سلسلہ کے آغاز اور انجام کے لئے قانون ہے مگر ہر روز کے روزہ کا تعلق سورج کے نظام سے ہے۔ رات کو سحری کا کھانا پینا بند کرکے اس وقت روزہ رکھا جائے گا جب صبح صادق جانبِ مشرق میں ہویدا ہوجائے گی اور روزہ افطار اس وقت ہوگا جب سورج افق مغرب میں غروب ہوجائے گا۔

ماہِ رمضان کا آغاز اور اس کی انتہاء چاند کی رؤیت سے وابستہ قرار دی گئی ہے اگر چاند نظر نہ آئے تو مہینے کے خواہ وہ شعبان ہو خواہ رمضان تیس دن پورے کئے جائیں گے کیونکہ قمری مہینے کے کم از کم انتیس دن ہوتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ تیس دن ہوتے ہیں۔ تیس دن پورے ہونے پر مہینہ خود بخود ختم ہوجاتا ہے اور نئے مہینے کا آغاز ہوجاتا ہے۔

(۱۲)

عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا زوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللّٰہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ۔ (البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ پاک صلے اللہ علیہ وسلم زندگی بھر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کی بیویاں اعتکاف کرتی تھیں۔

(۱۳)

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعتکف فی کل رمضان عشرۃ ایام فلما کان العام الذی قبض فیہ اعتکف عشرین یوماً (البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان کے دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جس سال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا اس سال حضور نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

تشریح:۔ اعتکاف رمضان المبارک کی ایک عظیم برکت ہے۔ آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے، ہے حضورؐ رمضان کی فرضیت کے بعد ہر سال اعتکاف فرماتے تھے۔ اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ مومن اللہ تعالےٰ کے گھر میں اور اسکے آستانہ پر دھونی رما کر بیٹھ جاتا ہے۔ اعتکاف روزہ دار*

* کا ہی ہوتا ہے۔ ان ایام میں دن اور رات مسجد میں ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن میں بسر کرنے ضروری ہیں اور سوائے قضاءِ حاجت کے معتکف کو مسجد سے باہر جانے کی اجازت نہیں۔ دعاؤں پر زور دینے کا ایک بہترین موقعہ اعتکاف ہوتا ہے۔ پس اعتکاف رمضان کی بہت بڑی برکت ہے اور اس سے قرب خاص حاصل ہوتا ہے۔

خاکسار ابو العطاء

عید الفطر کے ضروری مسائل

—— (۱) ——

عید ایک انعام ہے جو رمضان المبارک کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن بندوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے اس ماہ نیکی و ریاضت کی توفیق پانے پر خوشی اور مسرت محسوس کرتے ہیں اور اسلامی روح کے مطابق اس کے اظہار کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لاتے۔ اور نفل ادا کرتے ہیں۔

چونکہ یہ دن اسلامی سال کے باقی دنوں سے ممتاز ہے اور اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمتوں کا اثر اس کے بندے کے ظاہر پر بھی ہو اور اما بنعمة ربك فحدث کا بھی یہی منشا ہے۔ اس لئے اس دن حتی الامکان عام دنوں کی نسبت ظاہر کا بھی اہتمام ضروری ہے۔ اور جس طرح دوسرے اجتماعات جمعہ وغیرہ کے لئے اسلام کا حکم ہے اس دن بھی نہا دھو کر صاف ستھرے اور اچھے کپڑے پہننے چاہئیں اور خوشبو وغیرہ لگانی چاہیئے اس لئے نہ صرف ظاہر و باطن میں موافقت پیدا ہو کر مفید اور بہتر نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ بلکہ اسلامی اجتماع کا ایک خاص اثر اور رعب بھی قائم ہوتا ہے۔

اگر کسی دوست کو یہ سامان میسر نہ ہو۔ تو اس کے دوستوں اور ہمسایوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور ایسا انتظام کرنا چاہیئے جس سے ایسا شخص اپنے ظاہر کی آراستگی کا سامان کرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ عورتوں کو نماز عید کے لئے جانے کی تلقین فرمائی۔ تو ایک عورت نے عرض کیا کہ ہم میں سے کسی کے پاس اوڑھنی نہیں ہوتی۔ اس لئے اگر وہ نہ جا سکے تو کوئی حرج تو نہیں۔ تو حضور نے فرمایا لتلبسها صاحبتها من جلبابها فليشهدن الخير کہ اس کی کوئی سہیلی اس کے لئے اوڑھنی کا انتظام کر دے۔ تا کہ وہ بھی نیکی کے کام میں شریک ہو سکے۔

—— (۲) ——

بعض لوگ غلطی کی بناء پر عید کے دن بھی کم از کم عید کی نماز تک روزہ رکھتے ہیں اور کچھ نہیں کھاتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق اس کے بالکل خلاف تھا حضرت ابو سعید خدری اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ عید تو ہے ہی اس لئے کہ اس دن روزے ختم ہوتے ہیں۔ اسی طرح حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے قبل ضرور کچھ نہ کچھ تناول فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور کھجوریں استعمال فرمایا کرتے تھے جو تعداد میں طاق ہوا کرتی تھیں۔

بے شک اس حدیث کا منشاء یہ نہیں کہ اس موقعہ پر صرف کھجوریں ہی کھائی جائیں اور وہ بھی طاق تعداد میں اور اس کے علاوہ کوئی اور چیز استعمال نہ کی جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اتباع میں حضور کے اس عمل کی لفظاً لفظاً بھی پیروی کرے اور عام اشیاء کے علاوہ خاص طور پر کھجوریں ہی استعمال کرے تو یقیناً یہ چیز بھی عشق اور محبت کی ایک دلیل ہو گی۔

—— (۳) ——

جس طرح پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے اس قسم کے اجتماعات سے ایک فائدہ اسلامی سوسائٹی اور اسلامی معاشرہ کا ایک خاص اثر قائم کرنا بھی ہوتا ہے۔ اس لئے عید کی تمام تقریب اس طرز پر ادا ہونی چاہیئے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے شکر اور اس کی رضاء کے علاوہ یہ چیز بھی زیادہ سے زیادہ حاصل ہو سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق تھا کہ آپؐ کھلے میدان میں نماز پڑھا کرتے اور وہاں تک پیدل جایا کرتے تھے اور پھر جس راستہ سے تشریف لے جاتے تھے۔ آتے وقت کوئی اور راستہ اختیار فرماتے۔

اسی طرح آپؐ کا اور آپؐ کے صحابہؓ کا طریق تھا کہ عید کی نماز کو جاتے وقت راستہ میں بلند آواز سے یہ تکبیر پڑھتے جاتے

اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ واللہ
اکبر اللہ اکبر وللہ
الحمد۔

—— (۴) ——

عورتوں کو بھی ایسے اجتماعات میں ضرور لے کر جانا چاہیئے۔ اس طرح نہ صرف عورتوں کی تربیت مقصود ہے۔ بلکہ ایک غرض یہ بھی ہے کہ اسلامی سوسائٹی کے تمام افراد زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اور اس کے فضلوں کو زیادہ سے زیادہ جذب کریں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے

—— (۵) ——

عید اور اسی قسم کے اجتماعات میں دوسروں کے آرام کا بہت خیال رکھنا چاہیئے آتے جاتے وقت یا نماز کے وقت ہجوم میں کسی دوسرے کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔ اور اگر کوئی ضرورت نہ ہو تو ایسی اشیاء جن سے کسی وقت بھی کسی دوسرے شخص کو کسی قسم کی تکلیف یا نقصان کا احتمال ہو ساتھ نہیں لے جانی چاہئیں۔ حضرت امام بخاریؓ نے اپنی کتاب میں ما يكره من حمل السلاح في العيد کا باب باندھ کر اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

—— (۶) ——

صدقۃ الفطر کے علاوہ بھی عید کے موقعہ پر صدقہ و خیرات کرنی چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلقین فرمائی ہے عید کے موقعہ پر ایک دفعہ آپؐ نے عورتوں میں خاص طور پر چندہ کی تحریک فرمائی۔ تو عورتوں نے اپنے زیور اتار کر حضرت بلالؓ کی چادر بھر دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی غرض کے لئے عید فنڈ قائم فرمایا تھا جس میں ہر کمانے والے فرد کو کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے ادا کرنے کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک جماعت اسے ادا کرتی چلی آ رہی ہے۔ یہ رقم صدقۃ الفطر کے علاوہ ہوتی ہے۔ اور مرکز میں بھجوائی جاتی ہے۔

—— (۷) ——

چونکہ یہ خوشی کا دن ہے۔ اس لئے زائد عبادت کے علاوہ اگر اس دن اپنے اپنے ملک اور علاقہ کے رواج کے مطابق جس کی شریعت اجازت دیتی ہو۔ خوشی کا کوئی اور طریق اختیار کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ حضور کے زمانہ میں عید کے موقعہ پر بعض حبشیوں نے گتکے وغیرہ کے کھیلوں کا مظاہرہ کیا۔ تو حضور نے بھی اسے ملاحظہ فرمایا ہمارے ملک میں بھی کھیلوں اور دعوتوں وغیرہ کا انتظام ہے۔

—— (۸) ——

عید الفطر کی نماز کا وقت سورج نکلنے سے کچھ دیر بعد سے لے کر زوال تک ہے۔ اس نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔ خطبہ شروع میں پڑھنے کی بجائے آخر میں پڑھا جاتا ہے۔ چونکہ خطبہ بھی نماز کا ایک اہم حصہ ہوتا ہے۔ اس لئے مقتدیوں کو خطبہ سنے بغیر نہیں جانا چاہیئے۔

اس نماز کی دو رکعتیں ہوتی ہیں۔ جن میں عام تکبیروں کے علاوہ بارہ تکبیریں زائد ہوتی ہیں۔ پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ۔ جو ثناء تعوذ کے بعد اور قرأت سے قبل کہی جاتی ہیں۔ ہر تکبیر پر ہاتھ کانوں یا کندھوں تک لا کر کھلے چھوڑ دینا چاہیئے۔ (گو باندھ لینا بھی جائز ہے) اور آخر میں تکبیر پر ہاتھ باندھ لینا چاہیئے۔

—— (۹) ——

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عید کے لئے جاتے اور آتے وقت بلند آواز سے تکبیریں پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

زينوا اعيادكم بالتكبير

یعنی اے مومنو! اپنی عیدوں کو تکبیروں سے مزین کرو۔ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:-

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر لا الہ
الا اللہ۔ واللہ اکبر اللہ اکبر
وللہ الحمد

بقیہ لیڈر ص ۲

۹۵ فیصد ایسے لوگ ہیں جو شراب سے نفرت کرتے ہیں۔

آخر میں ہم یہ عرض کریں گے کہ شراب نوشی اسلام میں حرام ہے۔ یہاں مکمل شراب بندی کے لئے سب سے بڑی دلیل یہی ہے کہ ایک اسلامی ملک میں یہ قانوناً ممنوع ہونی چاہیئے۔ اس میں شخصی آزادی کا کوئی سوال نہیں۔ شراب نوشی اسلام میں اسی طرح کا ایک اخلاقی جرم ہے۔ جس طرح دوسرے اخلاقی جرائم ہیں۔ اگر قتل اور چوری جیسے جرائم قابل سزا ہیں تو اسلامی ممالک میں شراب نوشی بھی قابل سزا ہونی چاہیئے۔ جس طرح عیسائی ملکوں میں تعدد ازدواج جرم قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ اسلامی قانون کے مطابق وہ جرم نہیں۔

ضرورت ہے

فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں دو خاکروبوں کی ضرورت ہے۔ امیدوار صحت مند۔ محنتی اور دیانتدار ہوں درخواستوں پر دو معززین کے تصدیقی دستخط ہوں۔ (سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

اکسیر اپھارہ

شفقل برسیم سے ہونیوالا جانوروں کا مہلک اپھارہ اکسیر اپھارہ کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے۔ زمیندار احباب اس کا سٹاک اپنے پاس رکھیں تاکہ ہر وقت کام آ سکے۔ فی پیکٹ ۷۵/۰ فی درجن ۶/۰ روپے دو درجن اور زائد پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی۔ مؤثر نہ ہو تو واپسی قیمت کی رعایت۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی ہمارا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ لیکن ابھی تک اس کا خرچ پورا نہیں ہوا۔ جن جماعتوں نے اس کار خیر میں نمایاں حصہ لیا ہے اور اس وقت تک چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کر چکی ہیں۔ یا کم از کم ساٹھ فی صدی تک ادائیگی کر چکی ہیں۔ ان کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ یہ تمام جماعتیں سال ختم ہونے سے پہلے اپنا اپنا بجٹ سو فیصدی پورا کر دیں گی۔ یہ فہرست باقساط شائع کی جا رہی ہے۔ تا بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے۔ ان کی جانوں اور ان کے مالوں میں برکت ڈالے اور آئندہ اپنی راہ میں اس سے بھی بڑھ کر قربانی کی توفیق عطا فرماتا رہے

جن جماعتوں کی وصولی ساٹھ فی صدی سے کم ہے۔ اور اس لئے ان کے نام ان فہرستوں میں نہیں آ سکے۔ انہیں چندہ جلسہ سالانہ کی پوری ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اگر کسی جماعت کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی بھی فکر کرنی چاہیئے۔ یہ لازمی چندہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔

ب۔ اسی فیصدی سے زیادہ وصولی

ضلع سرگودھا:۔ چک ۹۸ ش۔ چک ۳۵ ج ب۔ چک ۹۷ ج ب۔ چک ۱۵۲ ج ب۔ ضلع لاہور:۔ لدھیکے نیویں

ضلع لائلپور:۔ چک ۱۰۸ ج ب لونڈی۔ چک ۹ ج ب ذیٔن۔ چک ۵۸ ٹکڑہ۔ گوجرہ۔ چک ۲۸۷ ج ب پلاسور۔ چک ۲۵۲ ج ب۔ چک ۳۶۹ ج ب بورد جانگی۔ چک ۱۱۴ ج ب سودھی۔ چک ۹۷ گ ب مریچ۔ چک ۶۴۴ گ ب۔ چک ۵۶۵ گ ب۔ چک ۵۶۳ گ ب۔ چک ۹۶ ر ب۔ ہل چک کلاں۔ چک ۱۸ ب چوہار لوالہ۔ چک ۲۰۳ ر ب مانانوالہ۔ ضلع شیخوپورہ:۔ بھیکی خاص۔ چک ۱۸ بہوڑو۔ بنڈی چری۔ ضلع گوجرانوالہ:۔ بنڈی بھٹیاں۔ پنج ہتھہ۔ چک چھٹہ۔ نوشہرہ ورکاں۔ چک ہپھان۔ گرمولہ ورکاں۔ ضلع گجرات:۔ فتح پور۔ گوٹریالہ۔ گھسیٹ۔ آزاد کشمیر:۔ بجارڑ د چرناڑی۔ ضلع راولپنڈی:۔ برج ودکس۔ پنڈ بھیگوال۔ ضلع ہزارہ:۔ مانسہرہ۔

ضلع بنوں:۔ بنوں۔ ضلع مظفر گڑھ:۔ علی پور گھلواں۔ چک ۳۶۸ T.D.A

ضلع ملتان:۔ نیل کوٹ چاہ بھاگروال۔ کوٹھیوالہ چاہ جیون سنگھ۔ چک ۲۱۶ ای ب۔ چک ۹۱ ڈبلیو بی۔

ضلع بہاولپور:۔ چک ۶۳ ڈی بی۔ ضلع منٹگمری:۔ اوکاڑہ۔ قبولہ۔ چک ۱۱۳ ۔ ۱۱۱ / ۱۲ ۔ ایل

ضلع بہاولنگر:۔ چک ۳۰ ۔ چک ۱۶۹ / ۷ آر۔ ضلع رحیم یار خان:۔ چک ۳۰ ۔ ۱۴ پی۔ بستی شادی۔ چک ۱۴ / پی کاگری

ضلع نوابشاہ:۔ چک ۲۱ / دوہ۔ باندھی شہر۔ گوٹھ داد نخان چانڈیہ۔

ضلع تھرپارکر:۔ نصرت آباد اسٹیٹ۔ ضلع حیدرآباد:۔ سنجر چانگ۔ مشرقی پاکستان ٹسیل برشی۔ (باقی)

(ناظر بیت المال ربوہ)

کارِ خیر

"نظارت امور عامہ کی تحریک پر جنگ سے متاثرہ احمدی احباب کے لئے مکرم میاں عبدالرحیم صاحب اوجلوی۔ مینیجر زرعی ترقیاتی بنک بہاولپور نے مبلغ تین صد روپیہ برائے دس عدد بستر مندرجہ ذیل بزرگان کی طرف سے بطور صدقہ جاریہ عطا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرمائے۔ آمین

۱۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے	۲ بستر
۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے	۲ ”
۳۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے	۱ ”
۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے	۱ ”
۵۔ حضرت والد منشی عبد الغنی صاحب اوجلوی مرحوم رضی اللہ عنہ کی طرف سے	۱ ”
۶۔ حضرت والدہ مسماۃ رحیم بی بی صاحبہ اوجلوی مرحومہ ” ” ”	۱ ”
۷۔ میاں عبد المالک صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ برادر میاں عبد الرحیم ” ”	۱ ”
۸۔ ہمشیرہ زادہ میاں ناصر علی صاحب مرحوم نابھہ روڈ لاہور کی طرف سے	۱ ”
میزان	۱۰

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان نکاح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۶۵ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں خواجہ منظور احمد صاحب ابن مکرم خواجہ فقیر محمد صاحب مرحوم وار الیمن ربوہ کا نکاح مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم خواجہ ناصر احمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ کے ساتھ پندرہ سو روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرا بھائی علیم الدین ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے والدین سخت پریشان ہیں۔ (بشارت احمد ٹیچر ہائی سکول ربوہ)

۲۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی ملک طاہر احمد بیمار ہیں (ملک ناصر احمد گجرات)

۳۔ میری بڑی ہمشیرہ اختر النساء صاحبہ عرصہ تین ماہ سے دل کی بیماری کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ (نسیمہ سلطانہ بنت میاں فتح دین صاحب کنجاہ روڈ گجرات)

۴۔ خاکسار کی ہمشیرہ اقبال بیگم صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور آجکل ان کا مرض بہت شدت اختیار کر گیا ہے جس سے وہ سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ (خاکسار ملک بشیر احمد۔ گورنمنٹ کوارٹرز ۵-36۔ لاہور)

۵۔ میرے والد بزرگوار بعارضہ قلب عرصہ سے علیل ہیں۔ (خاکسار اقبال احمد آفتاب سرگودھا)

۶۔ میری امی جان دردوں کی وجہ سے اکثر بیمار رہتی ہیں۔ اور آجکل شدید دردوں میں مبتلا ہیں۔ نیز ہم گھریلو پریشانی میں بھی مبتلا ہیں۔ (آر سیٹھی ولد کرم الٰہی صاحب سیٹھی سیالکوٹ)

۷۔ میں عرصہ دراز سے سخت بیمار ہوں (خاکسار علیم الدین قمر۔ چک ۳۰ / ۱۱ ایل ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری)

۸۔ میری اہلیہ جمیلہ خانم دختر ملک عبد الحمید صاحب عارضہ گذشتہ ۲ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ (منظور ملک۔ ایم اے گرامی شاہو۔ لاہور)

۹۔ میری خوشدامن صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں (خاکسار محمود احمد سعید ربوہ)

۱۰۔ میرے نہایت عزیز بھائی شیخ محمد اصغر صاحب انسپکٹر پولیس انچارج تھانہ شہر وزیر آباد عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ (میجر اسلم حیات خان)

۱۱۔ چوہدری محمد اسلم صاحب دار الصدر کو گرنے کی وجہ سے بہت چوٹیں لگیں۔ درد کی وجہ سے بہت تکلیف ہے مرزا محمد حسین سیٹھی سیخ ربوہ

۱۲۔ میں احباب کی خدمت میں خاص طور پر تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کی ترقی اور بہبودی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے راستے سے تمام مشکلات دور فرمائے اور کالج کو ترقی کے راستے پر گامزن فرما دے۔ (عبد السلام اختر پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں)

۱۳۔ قریشی امان اللہ صاحب لیکچرار ایگریکلچرل کالج لائلپور ابن مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب پندرہ بیس دن سے بعارضہ درد گردہ شدید بیمار ہیں۔ (منظور احمد)

۱۴۔ خاکسار چند دنوں سے سخت بیمار ہے۔ نیز بندہ کے والد صاحب چند پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب کرام ان سب کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

نور کاجل

جو عید کے موقعہ پر آپکے بچوں اور عزیز و اقارب کیلئے بہترین تحفہ ہے

جس کے استعمال سے آنکھیں خوبصورت چمکدار اور صحت مند رہتی ہیں۔

اپنے گھر میں ایک شیشی ضرور موجود رکھیں

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ

عید مبارک کے لئے

عطاران مشرق رجسٹرڈ ربوہ

کے مایۂ ناز تحفے

۱۔ روغن سرسوں کی کھلی فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ (خوشبودار)

۲۔ روغن آملہ فی شیشی ایک روپیہ دس آنہ

۳۔ خورشید ہیئر آئل متعدد جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ بالوں کے لئے بہت مفید۔ قیمت اڑھائی روپے مضر صحت اجزاء سے بالکل پاک مکمل گارنٹی کیساتھ

سٹاکسٹ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

۲۔ نیو جنرل سٹور گولبازار ربوہ

بڑھی ہوئی تلی خرابی جگر ملیریا بخار دائمی قبض اور خرابی خون کی کامیاب دوا!

پیامِ نور

تلی اور جگر کا بڑھ جانا۔ پرانا ملیریا بخار ضعف جگر۔ دائمی قبض۔ خرابی خون۔ پھوڑا پھنسی۔ تھم کیل۔ جھائیں۔ چھائیں۔ درد کمر جوڑوں کا درد۔ ریحی درد۔ دل کی دھڑکن۔ کثرت پیشاب کو دور کر کے اعصاب کو طاقت دیتا اور قوت بخشتا ہے۔

قیمت فی بوتل یا پیکٹ چار روپیہ علاوہ محصولڈاک و پیکنگ

فہرست ادویہ ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں!

ناصر دواخانہ۔ گول بازار ربوہ۔ ضلع جھنگ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مثل نمبر ۱۸۰۲۸:۔

میں رحیم بخش ولد صدرالدین قوم راجپوت پیشہ مستری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن موہد ضلع نوابشاہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ میری گزراوقات میرے بچوں کے ذمہ ہے اور میں خود کوئی کام نہیں کرتا۔ مجھے میرے بچوں کی طرف سے مبلغ ۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد نشان انگوٹھا رحیم بخش ولد صدرالدین۔ گواہ شد۔ عبدالرحمٰن شاکر کارکن دفتر وصیت ربوہ گواہ شد۔ محمد دین کارکن دفتر وصیت ربوہ

مثل نمبر ۱۸۰۲۹

میں بشریٰ ضیاء زوجہ عبدالشکور صاحب اسلم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۰۲۹/۸ ڈرگ کالونی ڈاکخانہ کراچی ۲ ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۲½ ہزار (۲۵۰۰) روپے ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:۔

(۱) کڑے طلائی ۲ جوڑی وزن ½ ۵ تولہ
(۲) نکلس طلائی ایک عدد وزن ½ ۲ تولہ
(۳) ہار طلائی ایک عدد وزن ۲ تولہ
(۴) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ¼ ۱ تولہ
(۵) ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ¾ تولہ
(۶) انگوٹھیاں طلائی ۴ عدد وزن ۱ تولہ
(۷) چوڑیاں طلائی ۶ عدد وزن ½ ۴ تولہ
(۸) بندے طلائی ۲ جوڑی وزن ¾ تولہ

جملہ وزن ۱۸ تولہ

قیمت -/۲۱۶۰ روپے ہیں۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا کوئی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:۔ بشریٰ ضیاء

گواہ شد:۔ عبدالشکور اسلم نائب سیکرٹری وصایا کراچی
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ۔ کراچی۔

مثل نمبر ۱۸۰۳۰:۔

میں بشیر احمد ولد فیروزالدین قوم میر پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن لاہور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے:۔

(۱) مشین سلائی مالیتی ۔۔۔ ۱۳۰ روپے
(۲) نقد مبلغ ۔۔۔ ۱۱۰ روپے

میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

۳۔ میں اس وقت بطور نقیب کے احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ ملازم ہوں۔ مجھے اس وقت -/۶۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے

العبد:۔ بشیر احمد لاہور۔

گواہ شد:۔ حکیم رحمت اللہ انسپکٹر تحریک جدید
گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور۔

مثل نمبر ۱۸۰۳۲:۔

میں بشیر احمد مہاجر کشمیر۔ ولد ایم علم الدین قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک جمال ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مجھے موضع چکوال تحصیل چکوال ضلع جہلم۔ میں تقریباً ۳۶ بیگھے اراضی بارانی عارضی الاٹ ہے اور مزارعان کے زیر کاشت ہے جس کی آمد -/۲۵۰ روپے سالانہ ہو رہی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد مجھے اراضی مذکورہ پر مالکانہ حقوق حاصل ہو جائیں یا اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

لیکن میرا گزارہ مذکورہ بالا عارضی الاٹ شدہ اراضی کی آمد پر ہی نہیں بلکہ ملازمت سے ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۷ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد:۔ بشیر احمد مہاجر جموں وکشمیر

گواہ شد:۔ بشارت احمد ابن مولوی بشیر احمد فاضل موصی نمبر ۱۶۲۳۴۔

گواہ شد:۔ چوہدری عبدالغنی ابن چوہدری عبدالعزیز۔

مثل نمبر ۱۸۰۳۳:۔

میں منیرہ خانم زوجہ ڈاکٹر داؤد خان قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۳/۲۴ معلم آباد ڈاکخانہ کراچی ۵ ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ جولائی ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند تین ہزار ہے میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔

(۱) ہار طلائی چار عدد وزن ۱۶ تولہ
(۲) کانٹے طلائی چار جوڑی وزن ۵ تولہ
(۳) بندے طلائی دو عدد وزن ۳ تولہ
(۴) کڑے طلائی ایک جوڑی وزن ۴ تولہ
(۵) چوڑیاں طلائی ۹ عدد وزن ۱۰ تولہ
(۶) انگوٹھیاں ۵ عدد وزن ۱ تولہ
ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ۔

جملہ وزن چالیس تولہ قیمت بحساب -/۱۲۶ روپے فی تولہ۔ پانچ ہزار چالیس روپے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ منیرہ خانم بقلم خود۔

گواہ شد:۔ داؤد خان خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

مثل نمبر ۱۸۰۳۴:۔

میں سعیدہ بیگم بنت شیخ عنایت اللہ صاحب قوم شیخ گوریجہ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۸۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ نیز اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ منظوری وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ سعیدہ بیگم بنت شیخ عنایت اللہ ہیڈ مسٹرس آف تعلیم الاسلام سکول این بلاک اوکاڑہ ضلع منٹگمری

گواہ شد:۔ حاکم علی سیکرٹری جماعت احمدیہ اوکاڑہ
گواہ شد:۔ محمد شریف ولد رحمت اللہ سیکرٹری وصایا

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے (منیجر)

پھولوں کی سیج پر بیٹھ کر کوئی شخص خدا کو نہیں پا سکتا

اپنے نفسوں میں مضبوطی پیدا کرو تا تم ہر خدائی امتحان میں کامیاب نکلو (خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ جماعتی ترقی قربانیوں کے ساتھ ہی وابستہ ہے فرماتے ہیں:۔

"جب تک کوئی قوم مرنے کو نہ نکلے وہ زندہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ کوئی زندگی موت کے بغیر نہیں۔ جب تک دانہ مٹی میں نہ ملے گا شگوفہ نہیں نکالتا۔ بچہ پیدا نہیں ہوتا جب تک جسم کی تاریکیوں میں سے نہ ہو گزرے۔ بس قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک وہ ایک موت اختیار نہ کرے

تم میں سے چھوٹے اور بڑے بڑھے ہوئے یا لے پڑھے امیر ہوں یا غریب۔ وہ خواہ کسی طبقہ کے ہوں اگر وہ اپنے دل میں سچائی محسوس کرتے ہیں اور انھوں نے خدا کا جلوہ دیکھا ہے تو جب تک اس کو دنیا میں پھیلا نہیں لیتے جب تک یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ ہم خدا تعالیٰ کے لئے مر گئے اور ہر ایک چیز کو قربان نہیں کرتے اور اس چیز کو قربان نہیں کرتے جو بڑی سے بڑی ان کے نزدیک ہے۔ اور ہر ایک چیز کو اس راہ میں حقیر نہیں سمجھ لیتے تو کامیابی کی امید نہیں رکھ سکتے اور نہ خدا کے فضل کے وارث ہو سکتے ہیں۔

تم مت سمجھو کہ بغیر ان رستوں پر چلے جو کامیابی کے لئے مقدر ہیں تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو نبیوں کے سردار ہیں اور ہمارے اس زمانہ کے معلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اور خواہ کچھ بھی درجہ ہو تاہم آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہی ہیں۔ ان کی جماعت کو اللہ تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ:۔

احسب الناس ان یترکوا
ان یقولوا امنا وھم
لایفتنون۔

کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ اس بات کے کہنے پر کہ ایمان لے آئے چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اور ان کی آزمائش نہ کی جائے گی۔ انھوں نے تکلیف پر تکلیف اٹھائی اور دکھ پر دکھ برداشت کیا اور خدا کی راہ میں قتل ہوئے اور جب تک ان تکالیف کو برداشت نہیں کیا۔ کامیاب نہیں ہوئے۔ تم مت سمجھو کہ ان قربانیوں پر جو کرتے ہو تم کو ترقی حاصل ہو گی۔ یاد رکھو کہ اگر قربانی نہیں تو کوئی ترقی نہیں۔ ہماری یہ قربانیاں بڑی قربانیاں نہیں۔ یہ تو خدا تعالیٰ نے ہماری کمزور حالت کو دیکھ کر ہم سے بڑی قربانیوں کو پیچھے ڈال دیا ہے۔ جن میں سے ہمیں کامیابی سے پہلے گزرنا پڑے گا۔ ان قربانیوں کے لئے نفسوں کو تیار کرو۔ پھولوں کی سیج پر بیٹھ کر کوئی شخص خدا کو نہیں پا سکتا

کانٹوں میں سے گزر کر نہیں بلکہ تلواروں کے سائے میں سے گزرنا ہو گا۔ نازک بدنی چھوڑ دو۔ آج کل ایسے بھی لوگ ہیں جو تھوڑی سی مالی قربانی پر گھبرا جاتے ہیں۔ مگر اپنے دلوں کو تیار کرو کہ مال قربان کرنے پڑیں گے۔ رشتہ داروں کو چھوڑنا پڑے گا۔ اپنے نفسوں میں مضبوطی پیدا کرو کہ اگر خدا تمہارا امتحان لے تو تم اس امتحان میں کامیاب نکلو۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تم ابتلاء کی خواہش کرو۔ کیونکہ اس سے منع کیا گیا ہے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ تم یہ نیت کر لو کہ اگر کوئی ابتلاء آئے تو وہ تمہارے ایمان کے اندر مضبوطی پائے اور وہ مصیبت تمہارے ایمان کی عمارت ڈھانے والی نہ ہو۔" (الفضل ۲۸ اگست ۱۹۲۲ء)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بھائی سید محمد شاہ صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر ڈسٹرکٹ کونسل ہائی سکول چک ۶۷ ایم گ ب تحصیل سمندری ضلع لائل پور کو مورخہ ۹/۱/۶۶ دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام وحید احمد شاہ تجویز فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر کے ساتھ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یونین کونسلوں اور کمیٹیوں کے چیئرمینوں کا انتخاب مکمل ہو گیا

صوبہ بھر کی ۸۵ میونسپل کمیٹیوں کے ارکان بھی منتخب کر لئے گئے

لاہور ۱۹ جنوری۔ (ار دو مدھ) مغربی پاکستان بھر میں بنیادی جمہوریتوں کے چالیس ہزار ارکان نے منگل کے روز اپنی نئی ذمہ داریاں سنبھال لیں اور اس کے فوراً بعد انہوں نے چار ہزار دو سو ۲۹ یونین کونسلوں، یونین کمیٹیوں، اور ٹاؤن کمیٹیوں کے چیئرمینوں کا انتخاب کیا۔

اس کے ساتھ ہی صوبہ بھر کی ۸۶ میونسپل کمیٹیوں کے ارکان کا انتخاب بھی عمل میں آگیا ہے۔ چیئرمینوں کا انتخاب صوبہ بھر میں ۹ بجے صبح شروع ہوا۔ اور بیشتر مقامات پر ۲ بجے دوپہر تک ختم ہو گیا۔ انتخاب خفیہ رائے شماری سے ہوا۔ اور پریذائیڈنگ افسروں نے اسی وقت ووٹوں کی گنتی کے بعد انتخاب کے نتائج کا اعلان کر دیا۔ اس طرح کل صوبہ کی تین ہزار دو سو اٹھارہ یونین کونسلوں ۸۱۵ یونین کمیٹیوں اور ۱۹۶ ٹاؤن کمیٹیوں کے چیئرمینوں کا انتخاب مکمل ہو گیا۔

شہروں میں یونین کمیٹیوں کے جو ۸۱۵ چیئرمین منتخب ہوئے ہیں وہ اپنے اپنے علاقے کی میونسپل کمیٹیوں کے ارکان بھی ہوں گے۔

صوبہ بھر میں چیئرمینوں کے انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر لڑے گئے۔ چیئرمین منتخب ہونے والوں میں قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ارکان پارلیمانی سیکرٹری اور ممتاز سیاسی و سماجی کارکن شامل ہیں۔ کامیاب ہونے والے امیدواروں کے حامیوں نے انہیں ہار پہنائے اور پاکستان زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگا کر اظہار مسرت کیا۔ اکثر مقامات پر چونکہ دفعہ ۱۴۴ کے تحت عام لوگوں کے اجتماع پر پابندی ہے اس لئے کسی بھی کامیاب چیئرمین کا باقاعدہ جلوس نہیں نکالا گیا۔

اندرا گاندھی آج بھارت کی وزیر اعظم منتخب ہو جائیں گی

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ بھارت کے آنجہانی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری کے جانشین کے انتخاب کے لئے کانگرس پارلیمانی پارٹی کا اجلاس آج ہو رہا ہے یہ بات یقینی ہے کہ مسز اندرا گاندھی بھاری اکثریت سے بھارت کی وزیر اعظم منتخب ہو جائیں گی۔ دریں اثناء بھارت کی وزارت عظمیٰ کے دوسرے امیدوار مسٹر مرارجی ڈیسائی نے اپنا نام واپس لینے سے انکار کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ مسز اندرا گاندھی قائم مقام وزیر اعظم مسٹر گلزاری لال نندا کے حق میں اپنا نام واپس لے لیں تو وہ بھی اپنا نام واپس لینے کو تیار ہیں۔ بصورت دیگر وہ انتخاب لڑیں گے۔

عوام کو جہالت اور تعصبات سے نجات دلانے کے لئے کام کیجئے

بنیادی جمہوریتوں کے نئے ارکان کو یاسین وٹو کی تلقین

لاہور ۱۹ جنوری:۔ صوبائی وزیر بنیادی جمہوریت میاں محمد یاسین خان وٹو نے میونسپل کمیٹیوں، یونین کونسلوں، یونین کمیٹیوں اور ٹاؤن کمیٹیوں کے نئے ارکان پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے علاقے کی خدمت کے عہد کا اعادہ کریں۔ اور قوم کی طرف سے ان پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں بجا لانے کے لئے خود کو وقف کر دیں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نمائندے سے ایک خصوصی انٹرویو کے دوران انہوں نے کہا کہ نئے ارکان کے سامنے سب سے بڑا کام عوام کو جہالت، ناخواندگی اور تعصب سے نجات دلانا ہے۔ نئے ارکان قوم کی سب سے بڑی خدمت اس صورت میں کر سکتے ہیں کہ وہ عام لوگوں کے مسائل پر اس انداز سے غور کریں کہ یہ ان کے اپنے مسائل ہیں۔ پھر انہیں حل کرنے کے لئے سخت جدوجہد کریں یونین کونسلوں نے گزشتہ ۵ سال کے دوران جو مفید کام کیا ہے اس کا تجزیہ کرتے ہوئے مسٹر وٹو نے کہا کہ ان کونسلوں نے ۴۲ ہزار چھوٹے دیہات کے ترقیاتی منصوبوں کو ۳۲ کروڑ روپے کے اخراجات سے پایہ تکمیل کو پہنچایا۔ انہوں نے پسماندہ علاقوں کو وہاں کے موجودہ وسائل سے فائدہ اٹھا کر قابل قدر ترقی دی ہے۔ ان کامیابیوں کے پیش نظر تیسرے پنج سالہ منصوبے کے دوران دیہی ترقیاتی پروگرام کے لئے ایک ارب روپیہ مخصوص کیا گیا ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴